مانی سے ملواتا ہوں۔ پریشان مت ہونا" ـــــــ مجھے یاد نہیں کہ میں نے تسلّی کے طور پر اسے کیا کہا لیکن اس وقت مجھے اس کا راکھی باندھنا یاد آگیا۔ اور میں نے مانی صاحب سے وعدہ لیا کہ وہ کیٹی کی مدد ضرور کریں گے۔ کیٹی پبلک اسکول میں پڑھی تھی۔ انگریزی بہت اچھی تھی اور ذہین تو خیر تھی ہی ـــــ کیٹی کو مانی صاحب نے وہیں بلا لیا تھا۔ ایک گھنٹہ تک مانی صاحب سے باتیں ہوتی رہیں اور میں بار بار کیٹی کی سفارش کرتا رہا اور مجھے اس وقت احساس ہوا جب انھوں نے مجھ سے کہا "شاید تم میرے پاس کیٹی کی سفارش کے لئے آئے تھے۔ میں نے تم کو نہیں بلایا تھا" لیکن وہ ہم لوگوں کی پریشانی کو سمجھ گئے تھے۔

بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ مانی صاحب نے کیٹی کو بڑا معقول کام دے دیا تھا۔ میں نے انھیں شکریے کا خط لکھا۔ لیکن پھر مانی صاحب سے کیا کیٹی سے بھی ملاقات نہیں ہوئی۔ خدا کرے کہ کیٹی خیریت سے ہو۔

میں کیٹی سے رخصت ہوا کیونکہ مجھے ایک اور ضروری کام تھا۔ اگلے روز میں اکولہ گیا۔ شنکر کا خط لے کر ـــــ سردار جی کی بیوی ناگپور ہی میں تھیں اس لئے ان کا خط میں نے آتے ہی رات کو جا کر دے دیا تھا۔ شنکر کا خط میرے لئے بوجھ بنا ہوا تھا۔ ساتھیوں نے مجھے روکا بھی۔ مگر ان کو اندازہ نہ تھا کہ شنکر مجھے کتنا عزیز تھا۔ شنکر نے مجھے اپنے گھر کا راستہ کچھ اس طرح بتایا تھا کہ مجھے اُس کے گھر پہنچنے میں دقّت نہ ہوئی۔ میں نے ٹھیک اسی کے دروازے پر دستک دی۔

اندر سے ایک جھار انسٹرین لڑکی نکلی۔ میں نے شنکر کا نام لیا وہ اُچھل پڑی۔ کہنے لگی آپ بھنڈارا جیل والے گرو جی ہیں۔ آپ ہی نے تو اسے لکھنا پڑھنا سکھایا ہے ـــــ وہ عجب انداز سے اچھل رہی تھی۔ بار بار وہ شنکر کا حال پوچھ رہی تھی۔ معلوم ہوا کہ یہی شنکر کی بیوی تھی۔ میں نے اسے شنکر کا لفافہ دیا جو بڑے احتیاط سے لایا تھا۔ اس نے بڑی خاطر مدارات کی۔ طرح طرح کی مٹھائیاں منگوائیں۔ میں نے انسانی چہرے پر اتنی غیر معمولی مسرت بہت کم دیکھی تھی۔ وہ بار بار اس کا حال پوچھتی تھی۔ میں نے اس کی بہت سی باتیں بتائیں۔ پوچھنے لگی "اب تو وہ انگریزی اور اردو سیکھ گیا ہے۔ اپنے خط میں وہ بڑے بڑے لوگوں کے نام لکھتا ہے۔ آپ نے میرے اوپر بڑا احسان کیا ـــــ آپ کتنے اچھے آدمی ہیں ـــــ آپ مٹھائی کھائیے ـــــ شنکر اب